(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

حفیظ مقصود الحسن (بدھ ۱۴۲۳/۱/۲۷ھ)

☆ دجال اور اسکا فتنہ ☆

الحمد الله وحده و الصلاۃو السلام علی من لا بني بعده :

ارشاد باری تعالی ہے:

﴿هَلْ يَنظُرُونَ إِلَّا أَن تَأْتِيَهُمُ الْمَلَائِكَةُ أَوْ يَأْتِيَ رَبُّكَ أَوْ يَأْتِيَ بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ يَوْمَ يَأْتِي بَعْضُ آيَاتِ رَبِّكَ لَا يَنفَعُ نَفْساً إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِي إِيمَانِهَا خَيْراً ......﴾ (الأنعام:۱۵۸)

''کیا اب انھیں بس یہی انتظار ہے کہ فرشتے انکی روح قبض کرنے آجائیں، یا اللہ تبارک وتعالی انکے بیچ فیصلہ کرنے کو آجائے یا قیامت کے وقوع پر بعض نشانیاں ظاہر ہو جائیں، جان لو کہ جب ایسی بعض نشانیاں نمودار ہو جائیں گی پھر ایسے شخص کا ایمان کچھ فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہ لایا ہو یا جس نے اپنے ایمان میں کوئی بھلائی نہ کمائی ہو''

حضرت ابوھریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تین علامات اگر ظاہر ہو جائیں گی تو کسی کا ایمان قبول نہ کیا جائے گا: مغرب کی طرف سے سورج کا نکلنا، دجال اور دابۃ الأرض کا ظہور۔ صحیح مسلم والترمذی

عزیزان گرامي: دجال کا فتنہ وہ عظیم فتنہ ہے کہ ابتدائے آفرنیش سے لیکر انتہائے عالم تک کوئی ایسا فتنہ نہ بشریت پر گزرا ہے اور نہ گزرے گا، اسی لئے حضرت نوح علیہ السلام سے لیکر ہمارے نبی ﷺ تک تمام نبیوں نے اپنی امت کو اس فتنے سے ڈرایا ہے، حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ آدم علیہ السلام سے لیکر قیامت تک دجال سے بڑھ کر کوئی نہیں فتنہ ہے۔

اسی لئے تمام انبیاء علیہم السلام اپنی امتوں کو اس سے متنبہ کرتے آئے ہیں لیکن ہمارے نبی ﷺ نے جہاں پر دجال کے فتنے سے امت کو ڈرایا ہے وہیں اسکی بہت سی نشانیاں بھی بیان فرمائی ہیں۔

لیکن افسوس ہے کہ آج کا مسلمان اس عظیم فتنے سے یکسر غافل ہے، ائمہ اور خطبائے مساجد نے بھی اسکا ذکر چھوڑ دیا ہے اہل قلم حضرات کے قلم کو بھی اس موضوع پر جنبش نہیں ہوتی اور نہ ہی ہم اس عظیم تر فتنے سے نپٹنے کیلئے کوئی تیاری کرتے ہیں شاید حضرت صعب بن جثامہ رضی اللہ عنہ سے مروی روایت میں اسی وقت کی طرف اشارہ ہے جسمیں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: دجال اس وقت نکلے گا جب لوگ اسکے ذکر سے غافل ہو جائیں گے اور ائمہ منبر پر اسکا تذکرہ چھوڑ دینگے۔ مسند أحمد

ہمیں صحابہ کرام کے حالات سے عبرت حاصل کرنی چاہئے کہ آج سے تقریباً ڈیڑھ ہزار سال قبل یہ مبارک جماعت اس فتنے سے نپٹنے کا کسقدر اھتمام کرتی تھی اور خود اللہ کے رسول ﷺ اپنے صحابہ کو کتنی سختی سے اس سے متنبہ فرمایا کرتے تھے اسکا اندازہ درج ذیل حدیث سے بآسانی کیا جا سکتا ہے۔

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ہمیں ایک دن صبح دجال کا ذکر سنایا آپکا بیان ایسا خوفناک تھا کہ ہم نے یہ سمجھا کہ بس اب دجال آیا ہی چاہتا ہے گویا کہ وہ ہمارے باغات تک پہونچ چکا ہے۔ صحیح مسلم

اس حدیث سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ دجال کا فتنہ کس قدر خوفناک ہے ذیل میں اسی فتنے سے متعلق چند ضروری معلومات رکھی جاتی ہیں امید کہ توجہ دی جائے گی۔ اللہ سے دعا ہے کہ ہم سبھی مسلمانوں کو دجال کے فتنے سے محفوظ رکھے ''آمین''۔

☆ **دجال کی علامت** : سب سے پہلے ہمیں احادیث نبوی ﷺ کی روشنی میں دجال ملعون کی ان نشانیوں کو معلوم کر لینا چاہئے جس کے ذریعہ اسے آسانی سے پہچانا جا سکے، اس کی چند اہم نشانیاں یہ ہیں:

۱/ **دجال ربوبیت کا دعویدار ہوگا**: یعنی لوگوں سے یہ منوانے کی کوشش کریگا کہ تمھارا رب اور خدا میں ہی ہوں اسلئے تم میری عبادت کرو۔

۲/ **خوارق عادت یعنی بہت سے ایسے کارنامے دکھلائے گا جو عام لوگوں کے بس سے بالاتر ہے جسکی وجہ سے لوگ دھوکہ میں پڑ جائیں گے**: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو دجال کے بارے میں سن لے وہ اس سے دور ہی رہے، اللہ قسم ایک شخص اسکے پاس آئیگا وہ سمجھتا ہوگا کہ میں مسلمان ہوں لیکن اسکے اعمال کو دیکھ کر شبہ میں پڑ جائیگا اور اسکا تابع فرمان ہو جائیگا۔ ابوداود

۳/ **وہ ناٹے قد، بھاری بھرکم جسم کا ہوگا، بال گھنگھرالے ہونگے، اسکی دائیں آنکھ بالکل صاف**: یعنی اسکی جگہ صرف چپڑا ہوگا، بائیں آنکھ بھی عیب دار ہوگی جیسا کہ وہ ابھرا ہوا انگور ہو، اسکا سر ایسا ہوگا جیسے کہ کسی بڑے سانپ کا سر، اسکی چال ٹیڑھی ہوگی، اسکی پنڈلیوں میں بھی کجی ہوگی۔

۴/ **اسکی سب سے واضح نشانی اسکا کانا ہونا ہے جسکے ذریعہ اسے آسانی سے پہچانا جا سکتا ہے**: حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے بسند صحیح مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے تم سے دجال کے بارے میں بہت کچھ بیان کیا حتی کہ مجھے ڈر ہے کہ تم لوگ سمجھ نہ سکو گے اسلئے یہ اچھی طرح یاد رکھو کہ مسیح دجال ناٹا ٹیڑھی چال والا، گھنگھرالے بال والا، کانا ہے اور اسکی ایک انکھ بالکل مٹی ہوئی ہوگی نہ ابھری ہوگی اور نہ ہی اندر گھسی ہوئی، اگر تمہیں شبہ ہو جائے تو یہ جان لو کہ تمھارا رب کانا نہیں ہے اور تم لوگ اس دنیا میں اپنے رب کا دیدار نہیں کر سکتے۔ ابوداود: ۴۳۲۰

۵/ **اسکی پیشانی پر (ک، ف، ر) یعنی (کافر) لکھا ہوگا جسے ہر پڑھا اور ان پڑھا مسلمان پڑھ لیگا**: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کی اللہ کہ رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہر نبی نے اپنی امت کو دجال کے فتنے سے ڈرایا ہے، یہ بھی سن لو کہ وہ کانا ہے اور تمھارا رب کانا نہیں ہے اسکی پیشانی پر لکھا ہوگا (**کافر**) جسے ہر پڑھا اور ان پڑھا مسلمان پڑھ لیگا۔ متفق علیہ

۶/ **دجال اولاد سے محروم ہوگا اسے کوئی اولاد نہ ہوگی**: اسکی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ وہ لاولد ہوگا اللہ تعالی اسکے جھوٹ کو ظاہر کرنے کے لئے اسے اولاد سے محروم رکھے گا تاکہ ربوبیت میں اسکا جھوٹا ہونا واضح رہے۔ صحیح مسلم

یہ وہ علامتیں جنھیں ہمارے نبی ﷺ نے دجال سے متعلق اپنی امت کو بتلایا ہے، ان علامات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جسکے اندر بھی یہ نشانیاں ہوں وہ خود عیب دار ہے اور دنیا کا رب کبھی بھی عیب دار نہیں ہو سکتا بلکہ وہ ہر قسم کے عیب سے پاک ہے پھر جو دجال اپنے جسم سے اتنے عیوب دور نہیں کر سکتا وہ دوسروں کے عیوب کیسے دور کر سکتا ہے اور جو عیوب دور نہیں کر سکتا وہ رب کیونکر ہو سکتا ہے، یہ وہ نکتہ ہے جسے پیشِ نظر رکھکر دجال کی حقیقت بآسانی معلوم ہو سکتی ہے۔

☆ **دجال کے فتنے** : ان سطور میں ان فتنوں کا ذکر ہے جنکے ذریعہ دجال لوگوں کو گمراہ کریگا:

۱/ بڑی تیزی کے ساتھ پوری دنیا کی سیر کرلیگا: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی ایک لمبی روایت میں ہے کہ وہ ایسی تیزی سے چلے گا کہ گویا بدلی کو تیز ہوا اڑا کر لیجارہی ہو۔ صحیح مسلم

۲/ وہ بدبخت اللہ کی دی ہوئی چھوٹ سے فائدہ اٹھا کر اپنے ساتھ ایک مصنوعی جنت اور دوزخ بھی رکھے گا، اسکے ساتھ پانی کی نہر ہوگی، اور روٹی اور گوشت کے انبار ہونگے: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ ارشاد فرمایا کہ اسکی آگ جنت ہے اور اسکی جنت آگ ہے۔ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک حدیث میں ہے کہ ہم نے اللہ کے رسول ﷺ سے سوال کیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ اسکے ساتھ روٹی اور گوشت کا پہاڑ ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ وہ اللہ کے نزدیک اس سے ذلیل ہے کہ وہ اسکے ذریعہ کسی مسلمان کو گمراہ کرسکے۔ صحیح مسلم

معلوم ہوا کہ اسکی یہ عظیم قوت بھی ایک سچے مسلمان کو متزلزل نہیں کرسکے گی۔

۳/ وہ شیطان سے مدد لیگا اور اسکے ذریعہ لوگوں کو گمراہ کریگا: چنانچہ حضرت ابوامامۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دجال کا گزر ایک صحرانشین کے پاس سے ہوگا جس سے وہ کہے گا کہ اگر میں تیرے ماں باپ کو زندہ کردوں تو تو میرے اوپر ایمان لائے گا وہ جواب دیگا کہ ہاں، پھر اسکے فوراً بعد ہی اسکے ماں باپ کی شکل میں دو شیطان آجائیں گے اور اس سے کہیں گے کہ اے پیارے بیٹے یہ تیرا رب ہے اسکی اتباع کر۔ سنن ابن ماجہ والحاکم

۴/ اسکا ایک فتنہ یہ بھی ہوگا کہ اسکے حکم سے آسمان سے بارش ہوگی، زمین سبزہ اگائے گی اور زمین کا خزانہ اسکے پیچھے ایسے ہولیگا گویا شھد کی مکھیاں اپنے قائد کے پیچھے ہولیتی ہیں: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ دجال کا گزر ایک قوم پر ہوگا اور انھیں وہ اپنی اتباع کی دعوت دیگا لوگ اسکی اتباع کرلیں گے تو انکے لئے زمین سے سبزہ اگائے گا آسمان سے بارش برسائے گا، انکے جانور جب چراگاہ سے واپس ہونگے تو موٹاپا ان پر ظاہر ہوگا انکے تھن دودھ سے پر اور پیٹ بھرے ہونگے، پھر کچھ دوسرے لوگوں پر اسکا گزر ہوگا لیکن وہ لوگ اسکی اتباع کے منکر ہونگے تو انکے تمام مال ختم ہوجائین گے، اسی طرح اسکا گزر کسی ویران جگہ سے ہوگا اس سے کہیگا کہ اپنا خزانہ نکال باہر کر! یہ کہتے ہی اسمیں مدفون خزانہ شہد کی مکھیوں کی طرح اسکے پیچھے ہولیگا۔

۵/ اسکا ایک عظیم فتنہ یہ بھی ہوگا کہ ایک نوجوان کو قتل کرنے کی بعد دوبارہ زندہ کردیگا: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ دجال ایک تندرست شخص کو بلائے گا اور ایک ہی وار میں اسکے دو ٹکڑے کرکے اتنی دو پھینک دیگا جتنی دور تیر جاتا ہے پھر اسے آواز دیگا تو ہنستا ہوا اسکے سامنے آکر کھڑا ہوجائیگا۔ صحیح مسلم: ۲۲۹۳۷

☆ **دجال کے فتنوں سے بچاو کی صورت** :

پچھلی سطور سے اندازہ ہوگیا ہوگا کہ فتنۂ دجال اتنا عظیم ہوگا کہ جس سے اچھے اچھے لوگوں کا ایمان متزلزل ہوجائیگا اسلئے ہر مسلمان کو چاہئے کہ وہ اپنے آپ اور اپنے اھل وعیال کو اس فتنے سے بچانے کی ہر ممکن کوشش کرے، اللہ کے رسول ﷺ کی احادیث میں اس سے بچاؤ کی چند صورتیں مذکور ہیں جنکا ذکر اختصار کے ساتھ کیا جاتا ہے:

۱/ ہر جمعہ کو سورۂ کہف کی تلاوت کی جائے خاص کر اس مبارک سورت کی ابتدائی دس آیتیں ضرور یاد کر لی جائیں:
حضرت ابو داود رضی اللہ عنہ روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص سورۂ کہف کی دس ابتدائی آیتیں یاد کریگا تو وہ دجال کے فتنے سے محفوظ رہے گا۔ صحیح مسلم:۸۰۹

۲/ ہر نماز کے اندر تشہد کے بعد خاص کر اور عام دعاؤں میں عام طور پر دجال کے فتنے سے پناہ مانگی جائے: حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جب تشھد میں بیٹھو تو چار چیزوں سے اللہ تبارک وتعالی کی پناہ چاہو اور کہو: [**اللھم انی أعوذبک من عذاب جھنم وأعوذبک من عذاب القبر و أعوذبک من فتنة المحیا والممات وأعوذبک من فتنة المسیح الدجال**] یعنی ''اے اللہ میں جہنم کے عذاب سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور موت اور زندگی کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں اور مسیح دجال کے فتنے سے بھی تیری پناہ میں آتا ہوں''۔ صحیح مسلم

۳/ جو شخص دجال سے متعلق سن لے کہ اسکا خروج ہو چکا ہے تو اس سے دور ہی بھاگے دلیری اور ڈھٹائی دکھلا کر اسکے پاس جانے کی کوشش نہ کرے اور اگر اسکے سامنے جانے پر مجبور ہو جائے تو اسکے منہ پر تھوک دے اور سورۂ کہف کی ابتدائی دس آیتیں پڑھے، البتہ حتی الامکان اس سے دور ہی رہنے کی کوشش کرے: حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو کوئی دجال کے بارے میں سن لے وہ اس سے دور ہی بھاگے قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے ایک شخص اسکے پاس یہ سمجھ کر آئیگا کہ وہ مؤمن ہے لیکن اسکے حالات کو دیکھ کر شبہ میں پڑ جائیگا۔ مسند أحمد ۴/۴۳۱۔ ابوداود: ۴۳۱۹

۴/ اگر ممکن ہو تو اس پرفتن دور میں حرمین شریفین میں سکونت اختیار کر لے: کیونکہ دجال ملعون مکة المکرمة اور مدینة المنورة میں داخل نہ ہو سکے گا جیسا کہ بخاری اور مسلم وغیرہ میں حضرت انس اور دوسرے صحابۂ کرام سے مروی ہے۔

۵/ اور دجال کے فتنے سے بچنے کا سب سی بڑا ہتھیار دین اسلام پر ثابت قدم اور ایمان پر قائم رہنا ہے: دجال کے فتنے سے چھٹکارا کے خواہش مند حضرات کو چاہئے کہ اپنی توحید کو شرک کی ملاوٹ سے محفوظ رکھیں، عبادت الہی کو خلوص دل سے بجالائیں، نوافل و مستحبات کا کثرت سے اھتمام کریں، اللہ تبارک وتعالی کے اسمائے حسنی کا وسیلہ دے کر اسکی بارگاہ میں ملتجی ہوں کہ انہیں دجال کے فتنے سے محفوظ رکھے۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آله و أصحانه أجمعین

مقصود الحسن احمد اللہ الفیضی (۳/۱۱/۱۴۱۴ھ)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

(بسم اللہ الرحمن الرحیم)

﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِیَ أَنزَلَ عَلَى عَبْدِهِ الْكِتَابَ وَلَمْ يَجْعَل لَّهُ عِوَجَا ☆ قَيِّماً لِّيُنذِرَ بَأْساً شَدِيداً مِن لَّدُنْهُ وَيُبَشِّرَ الْمُؤْمِنِينَ الَّذِينَ يَعْمَلُونَ الصَّالِحَاتِ أَنَّ لَهُمْ أَجْراً حَسَناً ☆ مَاكِثِينَ فِيهِ أَبَداً ☆ وَيُنذِرَ الَّذِينَ قَالُوا اتَّخَذَ اللَّهُ وَلَداً ☆ مَا لَهُم بِهِ مِنْ عِلْمٍ وَلَا لِآبَائِهِمْ كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ إِن يَقُولُونَ إِلَّا كَذِباً ☆ فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَى آثَارِهِمْ إِن لَّمْ يُؤْمِنُوا بِهَذَا الْحَدِيثِ أَسَفاً ☆ إِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْأَرْضِ زِينَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ أَيُّهُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً ☆ وَإِنَّا لَجَاعِلُونَ مَا عَلَيْهَا صَعِيداً جُرُزاً ☆ أَمْ حَسِبْتَ أَنَّ أَصْحَابَ الْكَهْفِ وَالرَّقِيمِ كَانُوا مِنْ آيَاتِنَا عَجَباً ☆ إِذْ أَوَى الْفِتْيَةُ إِلَى الْكَهْفِ فَقَالُوا رَبَّنَا آتِنَا مِن لَّدُنكَ رَحْمَةً وَهَيِّئْ لَنَا مِنْ أَمْرِنَا رَشَداً﴾ (سورة الکھف: ۱/۱۰)